Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

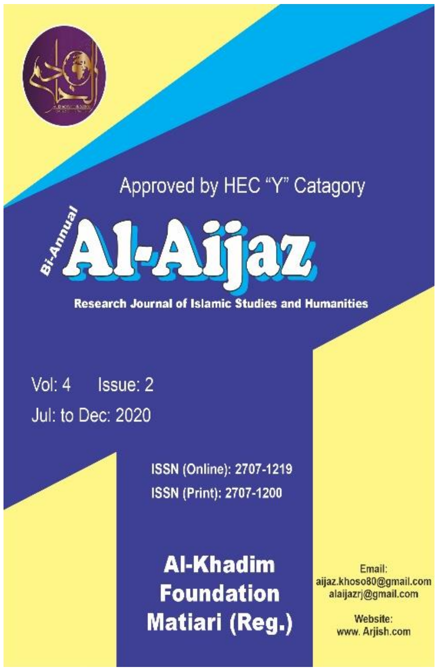

TOPIC:

The Academic and Religious Contribution of Shiekh Saeed Hawwaa

AUTHORS:

1. Hafiza Shawana Anjum, Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Govt. College University, Faisalabad.
Email: shawanasajid@gmail.com, sajidrafiq1978@gmail.com
2. Dr. Umar Hayat, Associate Professor, Department of Islamic Studies, Govt. College University, Faisalabad.
Email: drumarhayyat@yahoo.com

How to cite:
Anjum, H. S., & Hayat, U. . (2020). U-23 The Academic and Religious Contribution of Shiekh Saeed Hawwaa. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *4*(2), 351-361. https://doi.org/10.53575/u23.v4.02(20).351-361

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/245

Vol: 4, No. 2 | July to December 2020 | Page: 351-361

Published online: 2020-12-20

QR Code

شیخ سعید حوّیٰ کی علمی و دینی خدمات

The Academic and Religious Contribution of Shiekh Saeed Hawwaa

Hafiza Shawana Anjum*
Dr. Umar Hayat**

Abstract
Sheikh Saeed Hawwa was a high ranking scholar, a well known research scholar, broad minded thinker and stylish exegetical writer of Quran. He bears an important contribution in the interpretation and explanation of Islamic thinking. The academic field in which, he was degree holder in specialization divinity sciences. He had a profound and juristic look on the events and fields of knowledge. Throughout his life, he had special interest in writing and composing the Qur'an alongwith its teaching and explanation. In modern age, he occupied an important status among the scholars in the history of Syria. He was a master scholar in his words and actions. He had so deep association with divinity sciences that even inconvenient and unfavorable conditions of prison could not put him away to restrain in his Study. Such devotion and hard work can be done by only a person whose purpose is to achieve the successor of the day of Judgement instead of this temporary world's few gains. This article describes the religious and scholarly effect of Sheikh Saeed Hawwa who is an Arabic thinker. So that a common reader and a researcher unfamiliar with Arabic language and literature may get benefit from his brilliant approach.
Keywords: Sheikh Saeed Hawwa, Exegitical, Interpretation, Divinity Sciences, History of Syria.

شیخ سعید حوّیٰ بیسویں صدی عیسوی کے ایک بلند پایہ عالم نامور محقق، وسیع النظر مفکر اور صاحبِ طرز مفسر قرآن مجید ہیں۔ فکر اسلامی کی تشریح اور ترجمانی میں ان کا بہت ہی نمایاں حصہ ہے۔ تاحیات قرآن مجید کی خدمت درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف سے انہیں خصوصی دلچسپی رہی۔ اس آرٹیکل میں ان کی علمی و دینی کاوشوں کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

حسب ونسب

''ولد الشيخ سعيد فى حماة بتاريخ ٢٧ سبتمبر ١٩٣٥ء الموافق ٢٦ جمادى الثانى ١٣٥٤ھ فى حي العيليات جنوب حماة بسوريا''(١)

(سعید بن محمد بن دیب بن حوّیٰ جو کہ شام کے شہر حماہ میں ۱۹۳۵ء بمطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ محلہ علیلیّات میں پیدا ہوئے۔)

اور آپ کا سلسلہ نسب اہلِ بیت اطہار کی طرف لوٹتا ہے۔ اور اس بات کی انہوں نے اپنی کتاب میں بڑی وضاحت کی۔ وہ خود فرماتے ہیں:

''وقد حدثنى الوالد اننا ننسب الى قبيلة النعيم المشهورة وهى قبيلة ينتهى نسبها الى رسول الله ﷺ كما هو مشهور، ولم تتح لى فرصة التحقق من هذه الروايات، والناس مصدقون بأنسابهم، وأما أسرة والدتى فتنسب الى عشيرة الموالى، وهى

* Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Govt. College University, Faisalabad.
Email: shawanasajid@gmail.com, sajidrafiq1978@gmail.com
** Associate Professor, Department of Islamic Studies, Govt. College University, Faisalabad.
Email: drumarhayyat@yahoo.com

عشیرة مشهورة تسكن بادية الشام كماحدثنى بذلك ابن خالة لى نقلد عن والده''[۲]

(مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے کہ اہم ایک مشہور قبیلہ نعیم کی طرف منسوب ہیں اور وہ ایک ایسا قبیلہ ہے جس کا نسب اللہ کے رسول ﷺ تک پہنچتا ہے۔ لیکن مجھے اس روایت کی تحقیق کی فرصت نہیں ملی جبکہ لوگ ان کے نسب کی تصدیق کرتے ہیں۔ شیخ سعید کی والدہ ''الموالی'' قبیلہ کی طرف منسوب ہیں جو کہ شام کے دیہاتی علاقوں میں ایک مشہور قبیلہ ہے جو شام کے دیہات میں آباد تھا مجھے یہ بات میرے خالہ زاد نے بتائی اسے اس کے باپ نے بتایا ہے۔)

ابتدائی تعلیم و تربیت

شیخ سعید حویٰؒ کے والد محترم فرانسیسیوں کے خلاف جہاد کرنے والے ایک نڈر کمانڈر تھے۔ آپ اپنے والد کے زیرِ تربیت پروان چڑھے۔ بچپن میں آپ کی والدہ وفات پا گئیں جبکہ آپ کی عمر صرف ایک سال چاہ ماہ تھی، یہ پہلی جدائی تھی۔ اس طرح والد محترم کی بھی مسلسل جدائی کا آپ کو سامنا کرنا پڑتا رہا۔ اپنے قبیلے اور لوگوں کی چالبازیوں کی طرف سے انہیں مسلسل جیل جانا پڑتا۔ چنانچہ ان حالات کے پیش نظر آپ کو اپنے چچا اور دادی کے زیر سایہ رہنا پڑا جو کہ ایک عظیم خاتون تھیں اور آپ کی تربیت پر خصوصی توجہ دیتی تھیں۔

''وعاش فى كنف والده وهو مرب من خبره الرجال الشجان المجاهدين ضد الفرنسين و توفيت والدته وهو فى السنة الثانية من عمره و تربى فى كنف جدته وكانت مربية فاضلة يحبها و تحبه''[۳]

(والد کی تربیت میں پرورش پائی جو فرانسیسیوں کے خلاف بڑے شجاع مجاھد تھے۔ والدہ کی وفات کے وقت آپ کی عمر ۲ سال تھی۔ دادی نے آپ کی پرورش کی یہ زمانہ آپ کی تربیت کا تھا آپ کی دادی کا آپ سے بہت لگاؤ تھا۔)

اکثر و بیشتر والد سے دوری کے باوجود آپ کے والد کی تعلیم و تربیت کا بھی آپ پر گہرا اثر پڑا۔ انہوں نے ہی آپ کے اندر ایثار و قربانی، اخلاق حمیدہ اور صدق و وفا کی محبت کا بیج بویا اور بہت سی ایسی بلند صفات محمودہ پیدا کیں جن سے شیخ سعید متصف تھے۔ آپ اپنے والد کے بارے میں خود فرماتے ہیں:

''اعتبر والدى مربيا ناجحا وهو يمتلك قدرة عجيبة على غرس المعانى التى يريد ها فى نفوس ابنائه كما انه قادر على أن يحمدهم على ما يريد''[۴]

(میرے والد محترم ایک کامیاب مربی سمجھے جاتے تھے۔ انھیں پیچیدہ الفاظ پر عجیب قدرت حاصل تھی۔ یہی چیز وہ اپنے بیٹوں میں دیکھنا چاہتے تھے۔ اس لیے وہ چاہتے تھے کہ ان کی اولاد میں بھی یہ استعداد پیدا ہو۔)

آپ نے جلد ہی قرآن مجید حفظ کر لیا اور حماۃ میں بہت سے قراء کرام سے قرآن مجید کی دہرائی کی حتیٰ کہ حفظ قرآن میں پختگی حاصل کر لی۔ پھر انہیں ان کی دادی نے پرائمری سکول میں داخل کروایا۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ آپ کے والد نے آپ کو جیل سے واپس آنے کے بعد سکول سے اٹھوا کر اپنے کام میں معاون رکھ لیا جبکہ آپ کی عمر تقریباً آٹھ سال تھی۔ انہوں نے اپنے والد کے ساتھ بازار میں جو کھیتی باڑی اور

متفرق تاجروں کے درمیان اتحاد کا دور تھا کام کرنا شروع کیا۔ لٰہذا آپ نے حساب کتاب، مال کی وصولی، مال کی حفاظت اور حساب کا فن بھی بڑی مہارت سے حاصل کیا۔ ہول سیل مارکیٹنگ کے ساتھ ساتھ ایک اور پیشے میں بھی مشغول ہوگئے اور وہ زراعت کا پیشہ تھا۔

اس ضمن میں وہ خود فرماتے ہیں:

''فی هذه الفترة المرحلة الثانوية من الثامنة عشرة الى العشرين- دخل فی عملی الحياتی محنة اخری وهی محنة الزراعة وهكذا اصبحت اشارک فی عملين حياتيين مع والدی:حرفته فی سوق المال- ای فی سوق البيع بالجملة وحرفته فی الزراعة ''(۴)

(اس دورانیے (وقفے) میں جو کہ ۱۸ سے ۲۰ سال کی عمر میں تھا میری عملی زندگی میں ایک اور مشغلہ بھی داخل ہوگیا اور وہ ہے ''زراعت'' اور اس طرح میں اپنے والد محترم کے ساتھ دو عملی زندگیوں میں شریک رہا۔ ایک ان کا ہول سیل کی مارکیٹ میں پیشہ اور دوسرا زراعت کا۔)

باپ اور بیٹے کی بار بار جدائی کے باوجود آپ کی شخصیت کی تعمیر میں آپ کے والد کا بہت زیادہ عمل دخل رہا۔ آپ خود لکھتے ہیں:

''کہ ان کے والد قیمتوں اور مال کی حفاظت کے معاملے میں بڑے چاک و چوبند تھے۔ اور اس کا ان کی زندگی پر بھی بہت زیادہ اثر تھا۔ اسی وجہ سے عزت و شرف کی حفاظت میں ان کی تربیت ہوئی۔ اور لوگوں کے مال اور عام مال کی حفاظت اور امانت کا سبق بھی سیکھا۔ ان کے والد نے انہیں مطالعہ کا عادی بنادیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اندر مطالعہ کا شوق پروان چڑھا۔''(۵)

علمی و دینی خدمات

شیخ سعید حوّیٰ نے ابتدائی طور پر ایک ایسی اکیڈمی میں داخلہ لیا جو رات کے وقت کھلتی تھی تاکہ اپنے والد کے ساتھ کام کروانے میں کوئی خلل نہ آئے۔ گیارہ سال کی عمر میں آپ نے پرائمری کی سند حاصل کی۔ مطالعہ کے بہت زیادہ شوقین تھے۔ لٰہذا آپ نے بہت سی علمی کتب کا مطالعہ کیا اور بہت سی علمی شخصیات سے بھی استفادہ کیا۔ اور حماۃ شہر میں مسجد ''المدفن'' کی لائبریری سے بھی مستفید ہوتے رہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس مطالعہ نے آپ کو لکھنے پر مجبور کیا لیکن اس دور میں سب سے زیادہ ان کی دینی نشوونما پر جس ہستی نے اثر چھوڑا وہ ابن رشد شیخ محمد حامدؒ کے ابتدائی سکول کا تھا۔ اور اس چیز نے آپ کو جامعہ سلطان میں شیخ کے علمی حلقے میں پہنچادیا اور پھر آپ نے ان سے شرف تلمذ حاصل کیا۔(۶)

ثانوی مرحلہ کی ابتداء میں شیخ سعید حوّیٰ اخوان المسلمین میں شامل ہوگئے۔ حماۃ شہر میں جس کی بنیاد ''الشیخ محمد الحامد'' نے ۱۹۳۹ء میں رکھی

---

* شیخ محمد محمود الحامد حماۃ شہر میں پیدا ہوئے جو کہ زہد و تقوی اور اخلاق حمیدہ کی وجہ سے مشہور تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ جرأت، حق گوئی، علم و ادب، فقہ و شاعری میں بھی مشہور تھے اور تصوف سے بھی خصوصی لگاؤ تھا۔ جامعہ الازھر سے شہادۃ العالیہ کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۶۹ء/۱۳۸۹ھ میں وفات پائی۔ ان کی مشہور تصانیف، ''رحمۃ الاسلام للنساء، ردود علی اباطیل، لزوم اتباع مذاهب الائمۃ'' ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: عقیل، عبداللہ، من اعلام الدعوۃ والحرکۃ الاسلامیہ المعاصرہ، دار البشیر، س ن، ۲۰۰۸ء، ص ۸۲۳۔۸۳۳/ فتحی بک، الموسوعۃ الحرکیۃ تراجم، اسلامیہ من القرن الرابع عشر الھجری مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، ۱/۸۹۔۹۱)

تھی۔(۷)

اس جماعت کی شمولیت نے ان کے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کیں کہ ان کی معرفتی مہمات میں ایک زبردست انقلاب پیدا ہو گیا۔ ان کی ساری توجہ کتب فلسفہ، حفظ اشعار اور دیگر چیزوں کی طرف مرکوز ہو گئی۔ ان کی روح حق کی شائق تھی اور حصول حق کی حریص۔ وہ ہر اس چیز کو تلاش کرتے جو اللہ کی رضا کا سبب ہو۔

اسی طرح شرعی علم اور مسلسل ثقافت اسلامیہ کے حصول کے لیے کوشاں رہے۔ اسی مرحلے کے دوران ان کے اندر ''قرآنی وحدت'' کا نظریہ پروان چڑھا۔ اور یہی نظریہ بعد میں ان کی تفسیر ''الاساس فی التفسیر'' کی بنیاد بنا۔(۸) ثانویہ کی سند لینے کے بعد ۱۹۳۶ء میں جامعہ دمشق کے کلیۃ الشریعہ میں داخلہ لیا اور نہ صرف جامعہ بلکہ اس کے علاوہ بھی بہت سے علماء کے علمی چشموں سے سیر ابی حاصل کرتے رہے اور ان سے اخلاق، تصوف، فقہ، سنت، سیرت اور تفسیر کے علوم حاصل کیے۔ شیخ سعید ی حوّیٰ کے اساتذہ میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

الشیخ محمد الھاشم، الشیخ عبدالکریم الرفاعی، الشیخ عبدالوھاب دبس وزیت، الشیخ ابراھیم الغلاینی، الشیخ ملا البوطی، الشیخ احمد الحارون، الشیخ یحیی الصباغ، الشیخ بھجت البیطار

اور جامعہ میں درج ذیل اساتذہ کرام سے مستفید ہوتے رہے۔ جن کا تذکرہ انہوں نے اپنی کتاب ''ھذہ تجربتی و ھذہ شھادتی'' میں کیا ہے:

الشیخ مصطفی السباعی، الشیخ مصطفی الزرقاء، الشیخ محمد المبارک، الشیخ فوزی فیض اللہ، احمد بن عبدالعزیز السمان، احمد فوزی الساعاتی

شیخ نے کلیۃ الشرعیہ سے ''الاجازۃ العالیۃ'' ۱۹۶۱ء میں حاصل کی اور پھر ۱۹۶۳ء میں ایک مستقل سپاہی کی حیثیت سے عسکری خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۶۴ء بمطابق ۱۳۸۴ء میں ازدواجی زندگی میں منسلک ہوئے اور قدرت نے انہیں تین بیٹوں محمد، احمد اور معاذ اور ایک بیٹی فاطمہ سے نوازا۔(۹)

شیخ سعید حوّیٰ ''احداث الدستور*'' کے سبب جیل چلے گئے اور یہ عرصہ ان کے لیے ایک قیمتی فرصت ثابت ہوا۔ اس دورانیے میں انہوں نے حفظ قرآن مجید کی منازل کو پختہ کیا اور یہی قید ان کی تالیفات کا سبب بنی۔

شیخ حوّیٰ (۱۹۷۳ء۔۱۹۷۸ء/۱۳۹۳ء۔۱۳۹۸ء) یعنی پانچ سال جیل میں محصور رہے۔

شیخ حویٰ نے شام کے اندر اور باہر تدریس میں بھی اچھی خاصی مہارت حاصل کی اور سعودیہ میں بھی پانچ سال تک تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

سعودیہ میں انہوں نے ۱۹۶۶ء/۱۳۸۶ سے ۱۹۷۱ء/۱۳۹۱ء تک کا عرصہ گزرا۔ اس وقفے میں کتاب ''الاصول الثلاثۃ'' اور ''جند

* قانون و دستور کے نفاذ میں آنے والے حادثات: یہ دستور شام پر سیکولر (غیر مذہبی) نظام کو نافذ کرنے کا ہدف رکھتا تھا۔ آپ نے دستور کے موضوعات کا مطالعہ کیا اور پھر تحریک چلائی۔ انہوں نے حماۃ، حمص، حلب، دمشق اور دیگر علاقوں سے علماء کو اکٹھا کیا اور دیگر قبائل نے بھی اس تحریک میں حصہ لیا (سعید حویٰ، ھذہ تجربتی وھذہ شھادتی، ص: ۱۰۵)

اللہ ثقافۃ و اُخلاقاً"، تحریر کیں۔ وہاں کے علمی مراکز اور یونیورسٹیوں میں علمی مجالس میں شرکت کا بھی خصوصی اہتمام کرتے رہے۔ اس لیے کہ وہ علمی مجالس کے بے حد شائق تھے۔

ایام السجن

احداث الدستور کے نفاذ کی وجہ سے شیخ کو ۱۹۷۳ء/۱۳۹۳ھ تا ۱۹۷۸ء/۱۳۹۸ھ تک قید کی صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر وہ عظیم مجاہد کی طرح ڈٹے رہے۔ اس لیے کہ بہت سے قدیم و جدید علماء کو حق کے راستے میں ان مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس ضمن میں فرماتے ہیں: مجھے بحتری کے قید کے سلسلے میں یہ اشعار یاد آگئے:

وما هذه الايام الا منازل	فمن منزل رحب الى منزل ضنک
وقد داهمتک الحادثات و انما	صفا الذهب الابريز قبلک بالسبک
امّا فی نبی الله یوسف اسوة	لمثلک محبوس عن الظلم والافک؟
اقام جميل الصبر فی السجن برهة	فال به الصبر الجميل الی الملک(۱۰)

(یہ دن تو منزلیں ہیں۔ کچھ منزلیں کشادہ اور کچھ تنگ ہوتی ہیں اور یقیناً تجھے حادثات نے پریشان کر رکھا ہے۔ حالانکہ خالص سونے کی صفائی پگھلانے میں ہوتی ہے۔ کیا اللہ کے نبی یوسف علیہ الصلوۃ والسلام تمہارے لیے نمونہ نہیں ہیں؟ وہ بھی تیری طرح ظلم اور جھوٹ کی بنیاد پر قید ہوتے تھے۔ قید خانے میں ایک عرصہ تک صبر جمیل تو صبر کی وجہ سے انہیں بادشاہت کے رتبے پر فائز کر دیا گیا۔)

جیل کی کال کوٹھڑی کی خلوت قرآن مجید کے متعلق غور و فکر کرنے کے لیے ان کے لیے بہت غنیمت ثابت ہوئی۔ جس سے آپ کا "وحدت قرآنیہ" کا نظریہ مزید پختہ ہو گیا۔ یہ ایک ایسی فرصت تھی کہ جس نے وہ بنیاد عطا کی جس پر آپ نے بعد میں اپنی تفسیر کی بنیاد رکھی۔ اس ضمن میں آپ یوں رقم طراز ہیں:

"من المعلوم ان السجن الانفرادی من اشق انواع السجون ولكن الله خففه علی بالصلوة و تلاوة القران، اذنوابی بعد فتره من التحقيق ان اخذ مصحفی، وقد اعطانی هذا فرصة أُن اعيد حفظی للقران بعد ان كدت انسی الكثير منه بسبب ظروف العمل، وكانت هذه اكبر نعمة من نعم الله علی فی السجن، واُتيحت لی الفرصة للتامل الواسع فی القران فتيقنت من نظريتی فی الوحدة القرانية التی بنيت عليها تفسيری فيما بعد"(۱۱)

(یہ بات معلوم ہے کہ انفرادی جیل قید کی تمام اقسام میں سے بامشقت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نماز اور تلاوت قرآن کی وجہ سے آسان بنا دی تھی۔ لہٰذا ایک وقت ایسا بھی آیا کہ وہاں کی انتظامیہ نے مجھے اپنا مصحف (قرآن مجید) کھولنے کی اجازت دے دی۔ اس کے دوران مجھے فرصت مل گئی کہ میں قرآن مجید کا وہ حصہ جو بھول چکا تھا اس کو دوبارہ سے یاد کر لوں۔ قید میں مجھ پر اللہ کے انعامات میں سے یہ سب سے بڑا انعام تھا اور اس کے ساتھ مجھے قرآن مجید میں غور و فکر کرنے کی فرصت بھی میسر آگئی اور قرآنی اتحاد کے نظریہ پر میرا یقین مزید پختہ ہو گیا۔ جس نظریے پر میں نے اپنی کتاب تصنیف کر دی۔)

شیخ سعید حویٰؒ کا قرآن مجید کے ساتھ تعلق اور خصوصی لگاؤ بچپن سے ہی تھا۔ وہ قرآن مجید کی آیات میں غور وفکر کرنے والے اور گہری بصیرت رکھنے والے عظیم انسان تھے۔ آپ کی حس ذکاوت اور فکر ثاقب جس سے آپ نے بچپن سے فائدہ اٹھایا۔ اس نے آپ کو کتاب اللہ کو حفظ کرنے اور اس میں غور وفکر اور تدبر کرنے پر ابھارا۔ چنانچہ آپ نے کچھ ہی مدت میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ اس بات کا انہوں نے اپنی تفسیر ''الاساس فی التفسیر'' کے مقدمے میں تذکرہ کیا ہے:

''ولقد من الله علی منذ الصغر اننی کنت کثیر التفکیر فی اسرار الصلة بین الایات والسور ووقع فی قلبی منذ الصغر مفتاح للصلة بین سورة البقرة والسور السبع التی جاءت بعدھا''(۱۲)

(اور البتہ تحقیق یہ اللہ رب العزت کا مجھ پر احسان رہا ہے کہ میں قرآن مجید کی سورتوں اور آیات کے درمیان پائے جانے والے تعلق کے اسرار ورموز میں بہت زیادہ غور وخوض کرتا رہتا تھا اور میرے دل میں بچپن سے ہی سورۃ البقرۃ اور اس کے بعد والی سات سورتوں کا آپس میں ربط و نظم پختہ ہو چکا تھا۔)

شیخ سعید حوّیٰ نے بہت سے اسلامی ممالک کے سفر کیے اور علمی خطبات بھی دیئے۔ ان میں سے شام، سعودیہ، کویت، متحدہ امارات، عراق، اردن، مصر، پاکستان، امریکہ اور جرمنی شامل ہیں۔

شیخ سعید حویٰ پر ۲۴ رجب ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء میں فالج کا حملہ ہوا۔ مرض کی شدت کی وجہ سے ان کے اعضاء شل ہو گئے۔ کچھ عرصہ قومہ میں رہنے کے بعد جمعرات کے دن ۹ مارچ ۱۹۸۹ء/یکم شعبان ۱۴۰۹ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

شیخ سعید حوّیٰ کی تالیفات کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جو کہ چار مناہج پر مشتمل ہیں۔(۱۳)

۱۔ وہ کتب جو ''الاصول الثلاثۃ'' کے سلسلہ کے متعلق اور اس طریقہ کار پر لکھی گئیں یہ سلسلہ تین کتب پر مشتمل ہے:

۱۔ اللہ جل جلالہ

۲۔ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ الاسلام

۲۔ وہ کتب جو سلسلہ ''الاساس فی المنہج'' کے متعلق اور اس طریقہ کار پر تصنیف کی گئیں۔ یہ سلسلہ بھی تین کتب پر مشتمل ہے۔

۱۔ الاساس فی التفسیر

۲۔ الاساس فی السنة وفقهها

۳۔ الاساس فی قواعد المعرفة وضوابط الفهم للنصوص

۳۔ تربیت وتزکیہ اور سلوک سے متعلقہ کتب، یہ بھی تین ہیں:

۱۔ تربیتنا الروحية

۲۔ المستخلص فی تزکیة الانفس

۳۔ مذاکرات فی منازل الصدیقین والربانیین

۴۔ تربیت وترقی سے متعلق گیارہ کتب ہیں:

۱۔ جند اللہ ثقافة و اخلاقاً

۲۔من اجل خطوة الی الامام علی طریق الجهاد المبارک

۳۔ مدخل الی دعوة الاخوان المسلمین

۴۔ دروس فی العمل الاسلامی

۵- فصول فی الإمرة والأمیر

۶۔ فی افاق التعلیم

۷۔ هذه تجربتی وهذه شهادتی

۸۔ رسائل کی لانمضی بعیداً عن احتیاجات العصر

۹۔ جولات فی الفقهین الکبیر والاکبر

۱۰۔ جند اللہ تخطیطا

۱۱۔ جند اللہ تنظیما

شیخ سعید حوّیٰ نے علم وفن کی مختلف شاخوں سے متعلق کتب تصنیف کیں۔اور یہ کتب شاہکار زیور طباعت سے آراستہ ہو کر خراج تحسین وصول کر چکی ہیں۔ان تصانیف کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

وہ کتب جو''اصول ثلاثہ'' کے سلسلہ کے متعلق وہ تین ہیں:

۱۔اللہ جل جلالہٗ

اس کتاب میں شیخ سعید حوّیٰ نے ایمان باللہ پر بحث کی ہے اور وجود الٰہی پر عقلی و نقلی دلائل پیش کیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات کو بیان کیا ہے۔[۱۴]

۲۔الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

صاحب کتاب نے اس میں نبوت کے ثبوت میں دلائل و براھین پیش کیے ہیں اور آپ ﷺ کی بعثت کی خوشخبریوں پر بحث کی ہے۔[۱۵]

۳۔الاسلام

اس سلسلے کی تیسری کتاب جس میں اسلام کے مختلف پہلوؤں عقیدہ، اخلاق، شریعت وعادات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔اس کتاب کے

مقدمہ میں اسلام کی تعریف اور اس کے پہلوؤں کی وضاحت کی گئی ہے۔ کتاب میں ارکانِ اسلام، اسلام کے اجتماعی، اخلاقی، سیاسی، اقتصادی، تعلیمی، نشریاتی، عسکری اور تشریعی مناہج پر بحث کے ساتھ ساتھ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، جہاد، عقوبات جیسے اہم مضامین پر بحث کی گئی ہے۔(۱۶)

وہ کتب جو "سلسلہ الاساس فی المنہج" سے متعلق ہیں۔

۱۔ الاساس فی التفسیر

یہ تفسیر گیارہ جلدوں پر مشتمل ہیں اور صفحات کی تعداد ۶۷۹۹ ہے۔ یہ وہ منفرد تفسیر ہے جس میں شیخ نے "موضوعی وحدت" کا نظریہ بڑی تفصیل سے پیش کیا ہے۔ آپ کے اس نظریہ پر کسی مفکر کی چھاپ نظر نہیں آتی۔(۱۷)

۲۔ الاساس فی السنۃ وفقھھا

یہ کتاب سنت نبویہ ﷺ کے تمام معانی پر محیط ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے مستند کتابوں سے صحیح اور حسن احادیث پر بحث کی ہے۔ اس میں شیخ نے رسول اللہ ﷺ کا تعارف پیش کیا۔ شیخ کا خیال ہے کہ تعارف سے آپ ﷺ کی سیرت کو سمجھنا آسان ہو جائے گا۔ سیرت کے بعد عقائد کا تذکرہ کیا ہے۔ اس لیے کہ جب عقائد درست ہوں گے تو عمل بھی قابل قبول ہو گا۔ عقائد کی درستگی ہی دعوت رسول ﷺ کا پہلا مظہر تھا۔

پھر اس کے بعد عبادات، اخلاقیات، حکومتی مسائل اور حقوق انسانی سے متعلق صحیح اور حسن روایات جمع کی ہیں۔ اس کی سات جلدیں ہیں لیکن اس کی تکمیل سے پہلے ہی شیخ اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔(۱۸)

وہ منہجی تحقیقات جو تربیت، تزکیہ اور سلوک سے متعلق ہیں۔ اس سلسلہ میں تین کتب ہیں۔

۱۔ تربیتنا الروحیۃ

اس کتاب میں شیخ نے تصوف اور اس کے مختلف پہلوؤں مثلاً مجاھدہ، نفس کے امراض، کشف و کرامات جیسے موضوعات پر بحث کی ہے۔(۱۹)

۲۔ المستخلص فی تزکیۃ الانفس

یہ کتاب امام غزالی کی کتاب "احیاء علوم الدین" کا خلاصہ ہے۔ جس میں انہوں نے عالم اور متعلم کے آداب، عبادات، تلاوت، قرآن، ذکر و تفکر، مراقبہ، محاسبہ، مجاھدہ، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، خدمت، عاجزی اور نفس پر شیطان کی چال بازیاں اور ان کے سد باب اور دل کی بیماریوں اور ان سے نجات کے طریقوں پر بحث کی ہے۔(۲۰)

۳۔ مذاکرات فی منازل الصدیقین والربانیین

اس کتاب میں مصنف نے صدیقیت کو زندہ کرنے کے مناہج و اسالیب پیش کیے ہیں۔ اور صوفیوں کے تین گروہوں کا ذکر کیا اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو واضح کیا کہ بہترین سیرت، سیرت محمدی ﷺ ہے اور صاحب کتاب نے طلباء، مریدوں اور شیوخ کے لیے توجیہات پیش

کیں۔ (۲۱)

۴۔ سلسلۃ فی البناء

تعمیر شخصیت کے متعلق منہجی تحقیقات، اور یہ سلسلہ گیارہ کتابوں پر مشتمل ہے۔

ا۔ جند اللہ ثقافۃ واخلاقاً

ثقافت واخلاق کے لحاظ سے اللہ کا لشکر۔ اس کتاب میں شیخ نے عالم اسلام کے احوال کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لشکر کو کس ثقافت اور اخلاق سے آراستہ ہونا چاہیے۔ (۲۲)

۲۔ من اجل خطوۃ الی الامام علی طریق الجھاد المبارک

اس کتاب میں مصنف نے واضح کیا ہے کہ جہاد کا راستہ ایک مبارک راستہ ہے اور یہ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ رہا ہے۔ اس لیے کہ حق و باطل کے درمیان دشمنی ازل سے ہی رہی ہے اور اس راستے پر ثابت قدمی ہمیشہ غلبے تک پہنچاتی ہے۔ (۲۳)

۳۔ مدخل الی دعوۃ الاخوان المسلمین

اس کتاب میں مصنف نے اخوان المسلمین اور اس کے بانی ''حسن البناء'' کے بارے میں بحث کی ہے اور اس جماعت کے مقاصد کی وضاحت کی ہے اور جماعت پر اعتراضات کا رد بھی کیا ہے۔ (۲۴)

۴۔ دروس فی العمل الاسلامی

اس کتاب میں مصنف نے دعوت کے میدان میں کام کرنے والوں کے لیے تیس درس پیش کیے ہیں اور امت مسلمہ میں پائی جانے والی کمزوریوں کو بیان کرنے کے بعد ان کا حل بھی پیش کیا ہے۔ (۲۵)

۵۔ فصول فی الِامرۃ والأمیر

اس کتاب میں مصنف حکمرانوں کو زیر بحث لائے اور ان کے ان اخلاق کا تذکرہ کیا جن کو اپنانا حکمرانوں کے لیے موزوں ہے اور تقابل کے طور پر آپ ﷺ کا بہترین اسوہ پیش کیا۔ عادل اور ظالم حکمران کے بارے میں بحث کی۔ (۲۶)

۶۔ فی آفاق التعالیم

یہ کتاب شیخ حسن البناء کے آفاق رسالۃ التعالیم کا خلاصہ ہے۔ یہ رسالہ خالصۃً مجاہدین سے متعلق ہے۔ (۲۷)

۷۔ ھذہ تجربتی وھذہ شھادتی

شیخ نے اس کتاب میں اپنی زندگی کے حالات اور مشاہدات کو قلم بند کیا ہے۔ (۲۸)

۸۔ رسائل ''کی لا نمضی بعیدا عن احتیاجات العصر''

یعنی ایسے رسائل ہیں جن میں مصنف نے ذکر کیا ہے کہ کہیں ہم اپنے زمانے کی ضروریات سے دور نہ نکل جائیں۔ یہ کل گیارہ رسالے ہیں۔ (۲۹)

۹۔ جولات فی الفقھین الکبیر والا کبر

اس کتاب میں مصنف نے فقہی احکام کو ان کے بنیادی مصادر سے استنباط کرنے کے منہجی اصولوں پر بحث کی ہے۔[۳۰]

۱۰۔ جند اللہ تخطیطا

اس کتاب کو مولف تعمیر شخصی کے متعلق منہجی تحقیقات کے سلسلہ کی تاج پوشی تصور کرتے ہیں اور یہ کتاب بہترین قانون سازی اور تنظیم سازی اور امت مسلمہ کی اعلیٰ منصوبہ بندی سے متعلق ہے اور شیخ سعید کی آخری تصنیف ہے۔[۳۱]

درج بالا تصانیف سے شیخ کا علمی اور عملی مقام بھی واضح ہوا کہ وہ اپنے وقت کے جید علماء سے چمٹ کر رہنے والے اور ان سے استفادہ کرنے میں کس قدر حریص تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ شیخ سعید حوّیٰ قرأت و مطالعہ کے بھی بہت زیادہ حریص تھے۔ ان کے مطالعہ کی رفتار ۲۰ صفحات فی گھنٹہ تھی۔[۳۲]

ان کے مطالعہ کا ہی اثر تھا کہ انہوں نے متعدد تصانیف اپنی وراثت میں چھوڑی ہیں اور اس میں ان کے والد گرامی قدر کی کاوشیں بھی قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے شیخ کو مطالعہ کا عادی بنایا۔

References

1. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Hazhe Tajrebati wa Hazihi Shahdti, Maktaba Wahba, Mesar, 1st Edition, 1987, P:7
2. Ibid
3. Ibid, P:11
4. Ibid, P:25
5. Ibid, P:10
6. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Hazhe Tajrebati wa Hazihi Shahdti, P:15
7. Aqeel, Abdullah, Min A'lam el Daw'at wal Harka't el Islamia al Mu'asira, P:276
8. Ibid, P:25-26
9. Ibid, P:276-277
10. Al Abshaihi, Muhammad Bin Ahmed, Shah'ab ul Din, Al Mustatraf fi Kulle Fann Mustazaraf, Da'r ul Ma'rifa, Beirut, Edition 1929, 2:449
11. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Hazhe Tajrebati wa Hazihi Shahdti, P:119
12. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Al Asa'as Fi al Tafseer, 1:21
13. Saleem al Hila'li, Mualifat Saeed Hawwaa Derasat wa Taqweem, Maktaba Whba Mesar, 1st Edition, 1983, P:324
14. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Allah Jala Jala'lahu, Maktaba Wahba, Mesar, 1st Edition, 1397 A.H, P:3
15. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Al Rasool, Maktaba Wahba, Mesar, 1st Edition, 1397 A.H, P:3
16. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Al Islam, Maktaba Wahba, Mesar, 1st Edition, 1397 A.H, P:3
17. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Al Asa'as Fi al Tafseer, Dar ul Sala'm lel Taba't, 1st Edition, 1985, P:14
18. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Al Asa'as Fi al Sunnah, Dar ul Sala'm, Mesar, 1st Edition, 1413 A.H, P:13
19. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Tarbeyatuna al Rohiya, Dar ul Sala'm, Mesar, 1st Edition, 1413 A.H, P:3
20. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Al Mustakhlis Fi Tazkia al Anfus, Dar ul Sala'm, Mesar, 1st Edition, 1413 A.H, P:3
21. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Muzakira't fi Ma'nazel al Seddeqeen awal Rabba'neyyen, Dar ul Sala'm, Mesar, 1st Edition, 1413 A.H, P:4
22. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Jundallahe Saqafatan wa Akhlaqan, Dar ul Sala'm, Mesar, 1st Edition,

1413 A.H, P: 3
23. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Min Ajle khutwat ela al Emame ala Tareeq el Jehad al Mubarak, Maktaba Wahba, Mesar, P:2
24. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Madkhal ela Da'wat el Ekhwa'n, Maktaba Wahba, Mesar, P:3
25. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Duroos fil Amal el Isla'mi, Dar ul Sala'm, Mesar, 1st Edition, 1983, P:3
26. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Fusoal Fil Imrat wal Ameere, Dar ul Sala'm, Mesar, 1st Edition, 1983, P:2
27. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Fi Aa'faq el Taa'leem, Maktaba Wahba, Mesar, P:3
28. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Hazhe Tajrebati wa Hazihi Shahdti, P:3
29. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Rasa'il Kai la Namzi Ba'eeden an Ihteyajat el Asar, Dar ul Sala'm, Mesar, P:4
30. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Jawla't Fil Feqeheen al kbeer wal Akber, Maktaba Wahba, Mesar, 1st Edition, 1983, P:2
31. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Jund Alla'he Tekhteten, Maktaba Wahba, Mesar, 1st Edition, 1408 A.H, P:3
32. Hawwaa, Saeed Bin Deeb, Hazhe Tajrebati wa Hazihi Shahdti, P:22